43

اھدنا الصراط المستقیم کی دعا

(فرمودہ ۱۱ دسمبر ۱۹۲۵ء)

تشہد، تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

میں آج اس مضمون کی طرف اپنی جماعت کے دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں - جو سورۂ فاتحہ کے اہم مضامین میں سے ہے۔ اور وہ **اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم** کا مضمون ہے۔

ہدایت ایک ایسی چیز ہے کہ اس کے بغیر دنیا میں کوئی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ انسان کے سامنے ہر وقت جو سفر درپیش ہے۔ وہ ایک ایسے مقام کا ہے جس کی اسے اطلاع نہیں۔ پس ایک ایسے شخص کی مثال جو اپنے اس مقام کو نہیں جانتا جس کے لئے وہ سفر کر رہا ہے۔ بالکل اس شخص جیسی ہے۔ جسے یہ تو معلوم ہے کہ مجھے میدان جنگ میں بھیجا جا رہا ہے۔ لیکن یہ معلوم نہیں کہ کس جگہ کھڑا کیا جائے گا۔ وہ کسی سے پوچھ بھی نہیں سکتا کہ مجھے کس جگہ کھڑا کیا جائے گا۔ کیونکہ دوسرے بھی تو اسی طرح کے ہوتے ہیں اور انہیں یہ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ خود انہیں کہاں کھڑا کیا جائے گا اس لئے اگر وہ ان سے اس کے متعلق پوچھے بھی تو وہ کچھ نہیں بتا سکتے۔ ہاں وہی اس کو بتا سکتا ہے۔ جس کے سپرد کام کا مقرر کرنا ہے۔

یہی حال روحانی امور کا ہے۔ روحانی ترقیات کا مقام بالکل پوشیدہ ہوتا ہے۔ روحانی ترقیات کی غرض خدا تعالیٰ سے قرب اور اس سے وصال ہے اور چونکہ خدا کی ذات غیر محدود ہے اور اس کے غیر محدود ہونے کے سبب ہم ہرگز نہیں کہہ سکتے کہ فلاں کا فلاں مقام ہے اور فلاں کا فلاں۔ حتیٰ کہ مقامات کے لحاظ سے صوفیاء نے لکھا ہے کہ مرید کو پیر کے مقام کا پتہ نہیں ہوتا اور پیر کو یہ پتہ نہیں ہوتا کہ مرید کا کیا مقام ہے اور یہی نہیں بلکہ خود اس سے آگے بھی کچھ پتہ نہیں ہوتا۔ حتیٰ کہ ایک پیر کو بھی پتہ نہیں ہوتا کہ آگے کون سا مقام آنے والا ہے۔ پس جب ایک پیر اپنے متعلق بھی نہیں

جانتا کہ آگے کون سا مقام ہے اور جب ایک نبی بھی نہیں جانتا کہ اس کے بعد کون سا مقام آنے والا ہے۔ جب ایک رہنما بھی نہیں جانتا کہ اس کے بعد میں نے کس مقام پر جانا ہے۔ جب ایک مجدد بھی نہیں جانتا کہ اب دوسرا کون سا مقام ہے۔ تو وہ کسی دوسرے کو کس طرح کسی اگلے مقام کا پتہ بتا سکتے ہیں۔ صرف خدا تعالیٰ ہی کی ذات ہے جو ان مقامات کو جانتی ہے جو انسان کے آگے آنے والے ہوتے ہیں اور وہی ان کے لئے ہدایت بھی کر سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ باوجود انبیاء ہونے کے باوجود مجددین کے سلسلے اور صالحین کی جماعت کے موجود ہونے کے ہر مومن **اھدنا الصراط المستقیم** کہتا ہے بلکہ ہر مجدد بلکہ ہر نبی بھی باوجود نبی ہونے کے کہتا ہے۔ **اھدنا الصراط المستقیم** - کیونکہ نبی بھی نہیں جانتا کہ میرے آگے کیا مقام ہے اور جب ایک نبی بھی اگلے مقام کو نہیں جانتا۔ تو دوسرے بالکل ہی اس کو نہیں جان سکتے اور یہی وجہ ہے کہ عام لوگوں کے سوا صلحاء بلکہ مجدّدین بلکہ انبیاء کو بھی ہر قدم پر **اھدنا الصراط المستقیم** کہنا پڑتا ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ رہنمائی خدا کی طرف سے آتی ہے اور ایک شخص اس کی رہنمائی سے ہی ایک مقام سے دوسرے مقام تک پہنچتا ہے۔ اس لئے ہر شخص کو خواہ وہ کتنے ہی بڑے مقام پر کیوں نہ ہو۔ یہی کہنا پڑتا ہے کہ **اھدنا الصراط المستقیم** - الٰہی تو ہی رہنمائی فرما اور جو مقام ہمارے آگے ہے۔ اس تک تو آپ ہی پہنچا۔ یہ تمام ایسی چیزیں کہ جن کے متعلق بڑے سے بڑے انسان کو بھی پتہ نہیں ہوتا کہ کیا ہے اور کیسی ہیں۔ مبہم - غیر معین اور غیر محدود شے کی طرح ہیں۔ اور آئندہ ترقی کی بھی کوئی حد نہیں۔ انسان نہیں جانتا کہ اس قسم کی روحانی ترقیات کی آخری حد کون سی ہے۔ سوائے اس کے کہ جو مقامات اعلیٰ سے اعلیٰ ہیں ان میں سے سب سے بڑا مقام خدا تعالیٰ کے قرب کا ہے اور کوئی بات نہیں جس سے وہ اگلے مقام کا اندازہ لگا سکے۔ ایسے نازک موقع پر سوائے اس کے اور کیا ہو سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے آگے جھکا جائے اور اسی سے پوچھا جائے کہ اب آگے کہاں جائیں۔

حق تو یہ ہے کہ اگر انسان کے دوسرے کام نہ ہوتے اور دوسرے واجبات اور فرائض ادا کرنا اس کے ذمے نہ ہوتے - تو وہ ہر وقت یہی کہتا رہتا۔ **اھدنا الصراط المستقیم** کیونکہ انسان میں ہر لحظہ تغیر پیدا ہوتا ہے اور اسے نہیں معلوم کہ اب اس تغیر کے بعد کیا کرنا ہے۔ اس کام میں شریعت بھی مدد نہیں کر سکتی - شریعت کی مثال طب کی طرح ہے مگر طب کے موجود ہونے سے بیماری کا علاج تو نہیں آ جاتا۔ دوائیاں خدا نے پیدا کی ہیں۔ لیکن پھر بھی ایک شخص ان سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ پھر

طب یہ بھی نہیں بتا سکتی کہ فلاں دوائی قطعی اور یقینی طور پر فلاں مرض کے لئے مفید ہے۔ کیونکہ یہ ہر روز مشاہدہ میں آتا ہے کہ ایک دوائی ایک مریض کو فائدہ دیتی ہے اور دوسرے کو فائدہ نہیں دیتی۔ پس شریعت کی مثال طب کی سی ہے۔ صرف اس کے ہونے سے کوئی شخص ایک مقام سے دوسرے مقام تک ترقی نہیں کر سکتا۔ شریعت صرف اعمال کے متعلق امرو نہی کرتی ہے اور یہ روحانی حالات ہیں اور روح چونکہ پوشیدہ ہے۔ اس لئے اس نے خود یہ فیصلہ کرنا ہے کہ اب یہ مرض ہے اور اب اس کی دوا کی ضرورت ہے اور یہ وہ بات ہے جو انسانی عقل میں نہیں آسکتی۔ سوائے اس کے کہ خدا تعالیٰ کشف کے ذریعے یہ بات بتا دے یا کسی کی ذات میں ہی کوئی بات ایسی پیدا ہو جائے ورنہ صرف شریعت اس معاملہ میں کچھ نہیں کر سکتی۔

بعض لوگ جو اھدنا الصراط المستقیم کے اس نکتہ کو نہیں سمجھتے۔ وہ بڑے سے بڑے مقام پر پہنچ کر بھی گر جاتے ہیں۔ بعض دفعہ ان کا قدم اتفاقی طور پر کسی ایسے مقام پر جا پڑتا ہے۔ جو درست ہوتا ہے اور وہ ترقی کرنی شروع کر دیتے ہیں۔ اس سے وہ غرور میں آجاتے ہیں کہ ہمیں اس نکتہ کا پتہ لگ گیا اور پھر وہ دھوکہ میں پڑ جاتے ہیں کہ اب کسی کی مدد کی ضرورت نہیں۔ ایسا شخص اھدنا الصراط المستقیم پڑھتا تو ہے لیکن صحیح مفہوم کے ساتھ نہیں پڑھتا۔ اس لئے وہ کسی اچھے مقام پر پہنچ کر بھی گر پڑتا ہے۔ مومن کو چاہئے کہ ہر مقام پر گریہ وزاری کرے اور ہر منٹ اور ہر لحظہ اور ہر حالت میں گریہ و زاری کر کے کہے کہ اے خدا تو آپ ہی ہمیں صراط المستقیم دکھا۔ پس ہر ایک کو چاہئے کہ وہ غرور نہ کرے اور نہ دھوکہ کھائے کہ اب مدد کی ضرورت نہیں بلکہ گریہ وزاری کرے اور خدا ہی سے مدد طلب کرے اور جب وہ ایسا کرتا ہے۔ تب جا کر خدا اسے ہدایت دیتا ہے۔

بعض لوگ اپنی عقل سے دینی امور کو طے کرنا چاہتے ہیں لیکن ایسا بھی نہیں ہوتا۔ اپنے فہم و فراست سے قرب خدا کسی کو حاصل نہیں ہو سکتا۔ یہاں عقل کچھ نہیں کر سکتی۔ علم کچھ نہیں کر سکتا۔ فلسفہ کچھ نہیں کر سکتا بلکہ خالی شریعت بھی کچھ نہیں کر سکتی ہے اور نہ ہی ان پر بھروسہ کرنے سے کچھ حاصل ہو سکتا ہے۔ ہاں اگر خدا کے آگے انسان گریہ وزاری کرے اور اس کے آگے روئے کہ تو ہی بتا کہ کس طرح عقل سے کام لوں۔ کس طرح علم سے کام لوں۔ کس طرح شریعت سے استنباط کروں۔ تب وہ فائدہ اٹھا سکتا ہے اور خدا تعالیٰ ایسے شخص کی رہنمائی فرماتا ہے اور اسے صراط المستقیم پر چلاتا ہے۔

پس میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ دینی مسائل میں استدلال کرتے ہوئے اس بات

کو مدنظر رکھیں کہ خدا کی طرف سے ہی روشنی آتی ہے اور جب تک اس کی طرف سے روشنی نہ آئے۔ تب تک نہ ہمارا علم کام دے سکتا ہے۔ نہ ہماری عقل کام دے سکتی ہے اور نہ ہی ہماری کوئی اور طاقت کسی کام کو سنوار سکتی ہے۔ پس میں نصیحت کرتا ہوں کہ ایسے موقعوں پر خدا کے ہی آگے گڑگڑانا چاہئے کہ وہ روشنی عطا فرمائے۔

ہم اس معاملہ میں قرآن پر بھی توکل نہیں کر سکتے۔ کیونکہ صرف قرآن کا ہونا اس بات کے واسطے کافی نہیں ہو سکتا۔ بیشک وہ ہادی ہے مگر ان کے لئے جو اس سے ہدایت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ دیا نند جی ساری عمر قرآن پر اعتراض ہی کرتے رہے۔ اور انہیں اس میں ایک بات بھی ایسی نظر نہ آئی۔ جو ہدایت دے سکتی ہو۔ پس قرآن ہدایت تو کرتا ہے مگر ان کو جو صراط المستقیم پر چلنے کی کوشش کریں۔ پکڑ کر لوگوں کو اس راہ پر چلانا اس کا کام نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ باوجود اس کے کہ قرآن نازل ہوگیا۔ مگر پھر بھی کہا جاتا ہے کہو اھدنا الصراط المستقیم۔ باوجود صحبت صالحین میسر ہونے کے پھر بھی کہا جاتا ہے۔ کہو اھدنا الصراط المستقیم۔ باوجود سلسلہ مجددین کے پھر بھی کہا جاتا ہے کہو اھدنا الصراط المستقیم۔ باوجود ایماندار ہونے کے کہا جاتا ہے۔ کہواھدنا الصراط المستقیم باوجود حضرت نبی کریمؐ دنیا میں مبعوث ہو گئے مگر پھر بھی کہا جاتا ہے۔ کہو اھدنا الصراط المستقیم باوجود آنحضرت خاتم النبیین بن گئے۔ مگر پھر بھی کہا جاتا ہے۔ کہواھدنا الصراط المستقیم اور جبکہ بڑے سے بڑے مقام پر پہنچ کر بھی ایک شخص کو معلوم نہیں ہو سکتا کہ آگے کیا ہے اور کس طرح آگے پہنچا جائے تو اس صورت میں سوائے اس کے چارہ ہی کیا ہے کہ خدا ہی سے مدد مانگی اور اسی کے آگے گریہ وزاری کی جائے کہ تو آپ ہی ہمیں صراط المستقیم کی ہدایت فرما۔ پس جب تک خدا کی طرف سے ہدایت نہ آئے کوئی شخص خواہ وہ کسی بڑے سے بڑے مقام پر ہی کیوں نہ کھڑا ہو۔ ایک قدم بھی آگے نہیں اٹھا سکتا اور نہ ہی کوئی اور شے بجز خدا کی ذات کے اس کی مدد اور رہنمائی کر سکتی ہے۔ پس ہر حال میں انسان کو چاہئے کہ وہ خدا ہی سے رہنمائی طلب کرے اور اسی سے مانگے اور کبھی بھی غرور نہ کرے۔ کہ میں نے فلاں بات کو پالیا بلکہ جو کچھ ملا اس کو پا کر بھی تذلل و انکساری کو اختیار کرے اور ہر وقت صراط المستقیم کی ہدایت کے لئے گریہ وزاری کرتا رہے۔

پس میں نصیحت کرتا ہوں کہ ہماری جماعت کو اور خصوصاً علماء اور مبلغین کو چاہئے کہ ہمیشہ خدا پر سہارا رکھیں اور اسی کی مدد چاہتے رہیں اور اسی سے صراط المستقیم کی ہدایت طلب کرتے رہیں۔ کبھی اپنے علم۔ اپنی عقل اور اپنی طاقت پر گھمنڈ و غرور نہ کریں۔ کیونکہ نہ علم کچھ کر سکتا ہے

اور نہ عقل۔ خدا ہی کی طرف سے ہوتا ہے جو کچھ ہوتا ہے۔ پس ہماری جماعت کے لوگوں کو ہرگز نہیں چاہئے کہ وہ کبھی خدا تعالیٰ کا دامن چھوڑیں بلکہ مضبوطی سے اسے پکڑ لیں۔ مدد اور صراط المستقیم کی ہدایت اور روشنی کے واسطے اسی کے آگے سر جھکائیں اور ہر خوبی اسی کی طرف منسوب کریں۔ اسی پر بھروسہ رکھیں اور اسی پر توکل کریں تا روحانی میدان میں ان کی ترقیات بڑھیں اور وہ صراط المستقیم پر چلتے رہیں۔

میں دعا کرتا ہوں کہ ہمارا توکل اور بھروسہ صرف اسی کی ذات پر ہو۔ ہم غرور نہ کریں۔ ہم ہر ٹھوکر سے محفوظ رہیں۔ تاکہ اس کی راہ سے بھٹک نہ جائیں اور ہم نہ صرف خود ہی ٹھوکر سے بچے رہیں بلکہ دوسروں کو بھی بچا سکیں۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو روشنی عطا فرمائے اور ہر وقت صراط المستقیم کی ہدایت دیتا رہے۔ آمین

(الفضل ۱۸ دسمبر ۱۹۲۵ء)